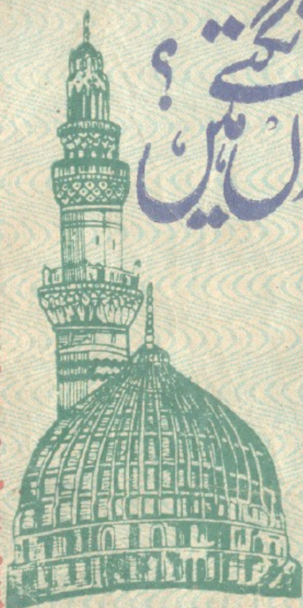
بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہم نمازِ جنازہ کے بعد دعا کیوں مانگتے ہیں؟





مصنف

محمد سراج احمد السعیدی القادری



ناشر: مکتبہ سعیدیہ دربار پیر اکبر شاہ بوسن روڈ ملتان

ہدیہ 2/50 روپے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ۚ

قرآنِ مجید، احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور عمل صحابہ
سے اس بات کا ثبوت کہ

ہم نمازِ جنازہ کے بعد دعا کیوں مانگتے ہیں؟

مُصَنِّف
خادمِ اہلِ سُنّت محمد سراج احمد السعیدی القادری

ناشر
مکتبہ سعیدیہ دربار پیر اکبر شاہ
بوسن روڈ۔ ڈاکخانہ نواب پور۔ ملتان

ھدیہ:۔ دو روپے پچاس پیسے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ط

قرآنِ مجید، احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور عمل صحابہ سے اس بات کا ثبوت کہ

ہم نمازِ جنازہ کے بعد دعا کیوں مانگتے ہیں؟

مُصنّف

خادمِ اہلِ سنّت محمد سراج احمد السعیدی القادری

ناشر

مکتبہ سعیدیہ دربار پیر اکبر شاہ
بوسن روڈ۔ ڈاک خانہ نواب پور۔ ملتان

ھدیہ:۔ دو روپے پچاس پیسے

۷۸۶
۹۲

نام کتاب ——— "ہم نمازِ جنازہ کے بعد دُعا کیوں مانگتے ہیں؟"

مصنف ——— محمد سراج احمد السعیدی القادری۔

زیرِ ادارت ——— حضرت قبلہ پیر سید عبد الحمید شاہ صاحب دربار اکبر شاہ بوسن روڈ ملتان

حسب الارشاد ——— خطیب پاکستان حضرت مولانا فیض رسول صاحب نظامی ملتان

کتابت ——— منظور انور سعیدی "الخطاط" شاہین مارکیٹ ملتان

مطبع ——— سیال پریس سبزی منڈی ملتان

تعداد ——— ایک ہزار (۱۰۰۰)

سائز ——— ۲۰×۳۰/۱۶

بار اول ——— جون ۱۹۸۱ء

ناشر ——— مکتبہ سعیدیہ۔ جامعہ سعیدیہ غوثیہ اکبریہ دربار پیر اکبر شاہ بوسن روڈ۔ پی۔ او۔ نواب پور۔ ملتان

تقسیم کار ——— (۱) کتب خانہ حاجی مشتاق احمد اندرون بوہڑ گیٹ ملتان

(۲) مکتبہ اسلامیہ نزد دربار حافظ جمال اللہ رحمۃ اللہ علیہ دولت گیٹ ملتان

(۳) اجمیری کتب خانہ پیر پٹھان روڈ۔ ملتان

(۴) ملک نیوز ایجنسی پرانا اڈا۔ اوچ شریف ضلع بہاولپور

-: نوٹ :-

مصنف کتاب ھذا کی مطبوعہ کتابیں مذکورہ بالا کتب خانوں سے ہر وقت مل سکتی ہیں!

۷۸۶
۹۲

ہے نسبت مجھکو

یہ غلام اپنی اس تالیف کو جن مقدس ہستیوں سے منسوب کرتا ہے ان کے اسماء گرامی یہ ہیں :۔

- امام اہلِ سُنّت مجددِ دوراں سیدی علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی مدظلہ
- غواص بحر توحید حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ (کوٹ مٹھن شریف)
- غوث اعظم محبوب سبحانی سیدنا الشیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ
- مبلغ طریقہ سیدنا امام جعفر الصادق ۔ محب اہلِ بیت ۔ زائر صحابہ، سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہم اجمعین ۔
- صحابہ کرام واہل بیت عظام علیہم الرضوان اور حضور پُر نور ۔ صاحب مقام قاب قوسین او ادنیٰ ۔ ہادیٔ امم ۔ جمیل الشیم ۔ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہ وسلّم ۔

ے
ہزار بار بشویم دہن بمشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبیست

ع شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدا را



(دیدارِ محبوب کا طالب)
محمد سراج احمد السعیدی القادری

نام کتاب ــــ "ہم نمازِ جنازہ کے بعد دُعا کیوں مانگتے ہیں؟"

مصنف ــــ محمد سراج احمد السعیدی القادری۔

زیرِ ادارت ــــ حضرت قبلہ پیر سید عبد الحمید شاہ صاحب دربار اکبر شاہ بوسن روڈ ملتان

حسب الارشاد ــــ خطیب پاکستان حضرت مولانا فیض رسول صاحب نظامی ملتان

کتابت ــــ منظور انور سعیدی "الخطاط" شاہین مارکیٹ ملتان

مطبع ــــ سیال پریس سبزی منڈی ملتان

تعداد ــــ ایک ہزار (۱۰۰۰)

سائز ــــ ۲۰×۳۰/۱۶

بارِ اوّل ــــ جون ۱۹۸۱ء

ناشر ــــ مکتبہ سعیدیہ۔ جامعہ سعیدیہ غوثیہ اکبریہ دربار پیر اکبر شاہ بوسن روڈ۔ پی۔او۔ نواب پور۔ ملتان

تقسیم کار ــــ (۱) کتب خانہ حاجی مشتاق احمد اندرون بوہڑ گیٹ ملتان

(۲) مکتبہ اسلامیہ نزد دربار حافظ جمال اللہ دولت گیٹ ملتان

(۳) اجمیری کتب خانہ پیر پٹھان روڈ۔ ملتان

(۴) ملک نیوز ایجنسی پرانا اڈا۔ اوچشریف ضلع بہاولپور

:- نوٹ :-

مصنّف کتاب ھذا کی مطبوعہ کتابیں مذکورہ بالا کتب خانوں سے ہر وقت مل سکتی ہیں!

۴۸۶/۹۲

ہے نسبت مجھکو

یہ غلام اپنی اس تالیف کو جن مقدس ہستیوں سے منسوب کرتا ہے ان کے اسماء گرامی یہ ہیں :۔

- امام اہلِ سنّت مجددِ دوراں سیّدی علاّمہ سیّد احمد سعید شاہ صاحب کاظمی مدظلہ
- غواص بحر توحید حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ (کوٹ مٹھن شریف)
- غوث اعظم محبوب سبحانی سیّدنا الشیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ
- مبلغ طریقہ سیدنا امام جعفر الصادق۔ محب اہلِ بیت۔ زائر صحابہ، سیّدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہم اجمعین۔
- صحابہ کرام واہل بیت عظام علیہم الرضوان اور حضور پُر نور۔ صاحب مقام قاب قوسین او ادنیٰ۔ ہادیٔ امم۔ جمیل الشیم۔ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلّم۔

؎

ہزار بار بشویم دہن بمشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبیست

ع شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدا را



(دیدارِ محبوب کا طالب)
محمد سراج احمد السعیدی القادری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

اَمَّا بَعْد! بعض لوگ خواہ مخواہ ہیجان اور افراتفری پیدا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے بندوں کو دُعا مانگنے سے روکتے ہیں۔ اور دُعا مانگنے والوں پر بدعتی ہونے کے فتوے لگاتے ہیں۔ حالانکہ دعا مانگنے کا حکم مطلقاً بھی اور بعد از نماز بھی قرآن شریف و احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود ہے۔ جبکہ منکرین دعا اور متکبرین کیلئے وعید مذکور ہے۔

حکم دُعا ان آیات میں ہے

۱:۔ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ (پ۲۔البقرۃ آیت ۱۸۶)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: دُعا قبول کرتا ہوں دعا مانگنے والے کی جب مجھ سے دُعا مانگے۔

۲:۔ وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ (پ۲۴ المومن آیت ۶۰)

اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دُعا کرو میں قبول کروں گا۔

۳:۔ وَالَّذِیْنَ جَاءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّکَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝
(پ۲۸ الحشر آیت ۱۰)

اور جو ان کے بعد آئے (ایمان والے) عرض کرتے ہیں۔ اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔ اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ اے رب ہمارے بے شک تو ہی نہایت مہربان رحیم والا ہے۔

۴:۔ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝ وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ ۝ (پ۳۰ الانشراح آیت ۷-۸)

جب تم نماز سے فارغ ہو تو دعا میں محنت کرو اور اپنے رب ہی کی طرف رغبت کرو۔

اس آیت کا یہ معنی جن تفاسیر میں موجود ہے۔ ان کے نام یہ ہیں:۔

(۱) تفسیر ابنِ جریر طبری ج ۳۰ ص ۱۳۰۔ مقیاس حنفیت ص ۵۳۲ و ۵۳۳)
تفسیر مذکور میں ہے کہ پانچ آئمہ مفسرین نے اس آیت کا معنی یہی کیا ہے۔ مفسرین کے اسماء یہ ہیں۔

۱:۔ محمد بن سعد .... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے۔

۲:۔ علی .... ابنِ عباس سے۔

۳:۔ محمد بن عمرو .... حضرت مجاہد سے۔

۴:۔ بشر .... حضرت قتادہ سے۔

امام محمد بن یعقوب صاحب "القاموس" فرماتے ہیں:۔ اذا فرغت من الصلوٰۃ المکتوبۃ فانصب فی الدعاء۔ (تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس ص ۳۹۱)

۵:- ابن ثور معمر سے اور وہ قتادہ سے۔

(۲) سند المفسرین امام نسفی حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے (تفسیر مدارک ج ۲ ص ۲۲۵)

(۳-۴) صاحب تفسیر خازن و صاحب تفسیر معالم حضرت عبد اللہ بن عباس، حضرت قتادہ، حضرت ضحاک، حضرت مقاتل اور حضرت کلبی سے۔ (تفسیر خازن و تفسیر معالم التنزیل ج ۷، ص ۲۲۰، مقیاس حنفیت ص ۵۳۴)

اصول تفسیر کے مطابق سب سے مقدم تفسیر سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی ہے۔ پھر حضرت قتادہ کی پھر حضرت مجاہد کی۔ پھر دوسرے مفسرین اور ان سب کے نزدیک ہر نماز کے بعد دعا مانگنا ضروری ہے۔ واجب ہے۔

(۵) درس نظامی کی مشہور تفسیر جلالین میں امام جلال الدین محلی بتائید امام جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہما۔ فرماتے ہیں:۔

فاذا فرغت من الصلوٰۃ فانصب ۵ اتعب فی الدعاء۔ (تفسیر جلالین شریف ص ۵۰۰)

پس جب فارغ ہولے نماز سے محنت کر دعا میں۔

(۶) حاشیہ جلالین شریف میں ہے:۔

اتعب فی الدعاء فان الدعاء بعد الصلوٰۃ مستجابۃ کذا ھو الماثور عن ابن عباس و

قتادہ والضحاک و مقاتل (تفسیر جلالین ص۵۰۰، ۹ سنہ مطبوعہ دہلی)

(۷) مفسر قرآن قاضی ثناء اللہ نقشبندی پانی پتی شاگرد رشید شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں :-

قال ابن عباس وقتادہ والضحاک ومقاتل والکلبی اذا فرغت من الصلٰوۃ المکتوبۃ او مطلق الصلٰوۃ فانصب الیٰ ربک فی الدعاء۔

(تفسیر مظہری ج ۱۰ ص ۲۹۴ مطبوعہ دہلی)

(۸) علامہ ابن کثیر نے بھی مذکورہ معنی بیان کئے ہیں۔
(تفسیر ابن کثیر ج ۴ ص ۵۲۶۔ مقیاس حنفیت ص ۵۳۴)

(۹) سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ سے بھی یہی معنی بیان ہوا ہے۔ (مقیاس ص ۵۳۴۔ بحوالہ غنیۃ الطالبین ص ۶۴۷)

کلہم یہ چودہ تفاسیر کے حوالے ایک آیت کے بارے میں پیش کئے گئے۔ اگر مزید تفاسیر کا تتبع کیا جائے۔ تو یہ حوالے کہیں زیادہ ہو سکتے ہیں۔ ولیکن ع

اگر در خانہ کس است یک حرف بس است

باحیا باش از خدا غافل مشو
بہ بیں اصول از دعا غافل مشو

۵:- وَيَسْتَجِيبُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيدُهُم مِّن فَضْلِهِ وَالْكٰفِرُونَ لَهُمْ

عَذَابٌ شَدِيدٌ ۝ (پ۲۵ الشوریٰ آیت ۲۶)

اور (اللہ تعالیٰ) دعا قبول فرماتا ہے۔ ان کی جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور انہیں اپنے فضل سے اور انعام دیتا ہے۔ اور کافروں کے لئے سخت عذاب ہے۔

(۱) ایمان والے اپنے رب سے دعا مانگتے ہیں۔

(۲) اللہ تعالیٰ ان کی دعا قبول فرماتا ہے۔

(۳) انکو مانگی ہوئی چیز کے علاوہ زیادہ بھی دیتا ہے۔

(۴) رب سے دعا نہ مانگنے والے کافر ہیں۔

(۵) دعا نہ مانگنے والوں کے لئے سخت عذاب ہے۔

۱۶:- وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۔ (پ۶۔ المائدہ آیت ۲)

اور نیکی و پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ و زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔

کیوں جناب! دعا مانگنا نیکی ہے یا برائی؟ اگر نیکی ہے تو پھر آپ مانع کیوں ہیں۔ اگر نیکی نہیں تو آیات گذشتہ اور حدیث "الدعاء مخ العبادۃ"[۱] (کنز العمال شریف) یا وہ حدیثیں جن میں دعا مانگنے کی ترغیب اور حکم ہے یا جن احادیث میں دعائیں ہیں ان کا کیا حکم ہے؟ جن کو امام برحق ملا علی قاری نے الحزب الاعظم میں اور علامہ محمد بن جزری نے حصن حصین شریف

---

[۱] رواہ الترمذی مشکوٰۃ شریف - ۱۲ - السعیدی)

میں جمع فرمایا ہے

قارئین! آیات مذکورہ میں عموماً اور سورۃ انشراح کی آیت میں خصوصاً دُعا مانگنے کا حکم موجود ہے۔ پھر دُعا سے منع کرنا صراحتاً قرآن کی خلاف ورزی نہیں تو اور کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اعراض، انحراف اور تکبر و سرکشی نہیں تو کیا ہے؟ جب علی الاطلاق حکم دُعا قرآن میں موجود ہے تو پھر پابندی عائد کرنا کہ جناب فلاں جگہ مانگو فلاں جگہ نہ مانگو۔ فلاں جگہ مانگنا بدعت ہے۔ فلاں جگہ مانگنا شرک ہے۔ کیسے صحیح ہے۔ جبکہ علماء برحق کا مسلمہ اصول ہے۔ "المطلق یجری علیٰ اطلاقہٖ"۔ اللہ تعالیٰ حاکم برحق کے حکم عام کو مقید کرنا کہاں کی دانشمندی ہے۔ سچ کہا کسی نے۔ ؎

خدا جب عقل چھین لیتا ہے حماقت آ ہی جاتی ہے

دُعا نہ مانگنے والوں کے لئے عتاب

ناظرین! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جل مجدہٗ نے اپنے بندوں کو بار بار حکم دیا ہے کہ مجھ سے مانگو میں تمہیں دیتا ہوں۔ تمہاری دعا قبول کرتا ہوں۔ تمہاری پکار سنتا ہوں اور تمہاری آرزو پوری کرتا ہوں۔ اب وہ آیات ملاحظہ فرمائیے جن میں

دعا نہ مانگنے والوں کے لئے عذاب، وعید اور عتاب کا ذکر ہے۔
(أعاذنا الله تعالیٰ من العذاب والوعید
والعتاب بحرمۃ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم" (السعیدی

۱:- قَالَ اخْسَئُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ ۝ إِنَّهُ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْ عِبَادِي يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ ۝ فَاتَّخَذْتُمُوهُمْ سِخْرِيًّا حَتَّىٰ أَنسَوْكُمْ ذِكْرِي وَكُنتُم مِّنْهُمْ تَضْحَكُونَ ۝ (پ ۱۸ المومنون آیت ۱۰۸-۱۰۹-۱۱۰)

(قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ راندے ہوئے جہنم میں پڑے رہو اور مجھ سے بات نہ کرو۔ بے شک میرے بندوں سے ایک جماعت دعا مانگتی تھی کہ اے ہمارے رب ہم ایمان لائے تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔ تو تم نے انہیں ٹھٹھا بنالیا۔ یہاں تک کہ انہیں بنانے کے شغل میں تم میری یاد بھول گئے اور تم ان سے ہنسا کرتے تھے۔

(۱) دعا نہ مانگنے والے دوزخ میں راندے پڑے رہیں گے۔
(۲) دعا سے منع کرنا (۳) دعا نہ مانگنا (۴) دعا مانگنے والوں سے لڑنا یا مسخری کرنا، مخول کرنا دوزخیوں کا کام ہے۔ (۵) دعا نہ مانگنا خدا کو بھول جانے کے مترادف ہے۔ (العیاذ باللہ)

۲:- قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَاۤؤُکُمْ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ۵ (پ۱۹ الفرقان آیت ۷۷)

فرمادیجئے (یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم) میرا رب تمہاری پرواہ نہ کرے گا. اگر تمہاری دُعا نہ ہو۔ پھر تحقیق تم نے جھٹلا دیا. تو جلدی عذاب چمٹنے والا ہوگا۔

(۱) دعا کے بغیر اللہ تعالیٰ کسی کی پرواہ نہیں فرماتا۔ یہ شان کبریائی ہے۔

(۲) دعا کو جھٹلانا یا اعتراض کرنا یا نہ مانگنا موجب عذاب ہے۔

۳:- اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ ۵ (پ۲۴- المومن آیت ۶۰)

بے شک وہ جو میری عبادت و دعا سے تکبر کرتے ہیں. عنقریب جہنم میں جائیں گے۔ ذلیل ہو کر۔

اس آیت میں "عبادتی" کا معنیٰ "دُعائی" کیا گیا ہے۔ ملاحظہ فرمایئے. (حاشیہ تفسیر جلالین ۳ ص ۳۹۳ طبع فاروقی دہلی)

ثانیاً۔ آیت کا سباق اسی پر دال ہے۔ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْ استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی الخ۔ آیت ۶۰

ثالثاً۔ تاجدار کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- الدعاء هو العبادة ثم قراء وقال ربکم ادعونی استجب لکم (رواہ احمد، والترمذی وابوداؤد والنسائی

ابن ماجہ، عن نعمان بن بشیر۔ مشکوٰۃ شریف۔ کتاب الدعوات فصل ثانی
معلوم ہوا کہ عبادت کے بعد دعا نہ مانگنے والے یا دُعا والی عبادت
سے سرکشی کرنے والے ذلیل، خوار ہوکر جہنم کا ایندھن بنیں گے۔
فاعتبروا یا اولی الابصار۔ چہ گفت آنچہ گفت۔ ؎

درانداز پہ جب آ والے، دعا سے پھلانگیں گے
ہم نے رب سے دعا مانگی، مانگتے ہیں مانگیں گے

۴:۔ وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝ (پ۲۴ - المومن آیت نمبر ۵۰)
"اور کافروں کی دعا نہیں مگر بھٹکتے پھرنے کو۔"
بارگاہِ ایزدی میں کفار کی دعا کی کوئی وقعت نہیں ہے۔ جو کافر ہو بیشک
دعا قبول کرنیوالے عطا فرمانے والے رب العالمین سے دعا نہ مانگے۔ ع مگر
ہم مانگیں گے، مانگے جائیں گے، منہ مانگی پائیں گے ۱۲۔

نوٹ:۔ (۱) اگر کسی کو آیات کے معانی سے اختلاف ہو تو وہ
خود لفظی معنی پیش کرے۔

(۲) مادر علمی دار العلوم دیوبند کی تہذیبہ لغت مصباح اللغات میں
دُعَاءٌ و دَعْوٰی اور الدعاء کے معنی حسب ذیل ہیں۔

(۱) پکارنا۔ (۲) رغبت کرنا (۳) مدد طلب کرنا۔

(دیکھئے مصباح اللغات صـ۲۴۱ طبع کراچی۔ المنجد عربی صـ۲۱۶)
ہماری دعا میں یہ تینوں معنے بدرجۂ اتم پائے جاتے ہیں۔ ہم دعا
میں رب کو پکارتے ہیں۔ اس کی طرف رغبت کرتے ہیں اور اسی

سے مدد مانگتے ہیں۔ یہ معانی اس کو مستلزم نہیں کہ اس کی دی ہوئی طاقت سے کوئی کسی کا مددگار نہ ہو۔ تفصیل کے لئے فقیر کا رسالہ الامداد و الاستعانت ملاحظہ فرمادیں۔

حضور علیہ السلام نے نماز جنازہ کے بعد دعا مانگی ہے

احناف کے مقتدر امام محقق علی الاطلاق، شارح ھدایہ علامہ امام ابن ھمام رضی اللہ عنہ (متوفی ۸۶۱ھ) نے کہا کہ عمر بن قتادہ اور عبداللہ بن ابو بکر نے فرمایا:۔

لما التقی الناس بموتہ جلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر وکشف لہ ما بینہ وبین الشام فھو ینظر الی معرکتھم فقال علیہ السلام اخذ الرایۃ زید بن حارثۃ فمضی حتیٰ استشھد وصلی علیہ ودعا لہ وقال استغفروا لہ دخل الجنۃ وھو یسعیٰ ثم اخذ الرایۃ جعفر بن ابی طالب فمضی حتی استشھد فصلی علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ودعا لہ وقال استغفروا لہ دخل الجنۃ فھو یطیر فیھا بجناحین حیث شاء (فتح القدیر شرح ھدایہ شریف ج ۲ ص ۸۱)

کہ جب مسلمان مقام موتہ میں کفار سے جنگ کر رہے تھے۔

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ شام اور آپ
کے درمیان جو حجابات تھے سب ختم ہو گئے۔ اور آپ میدان جنگ کو
اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ جھنڈا زید بن حارثہ
کے ہاتھ میں ہے۔ اور وہ جنگ لڑتے لڑتے شہید ہو گئے ہیں۔ حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز جنازہ پڑھی اور اس کے لئے دعا مانگی
اور صحابہ کو اس کے لئے بخشش کی دعا مانگنے کا حکم دیا۔ آپ نے فرمایا کہ
وہ جنت میں ہے اور اس کے باغوں میں ٹہلتا ہے۔ پھر جعفر بن ابو طالب
نے جھنڈا اٹھایا اور وہ بھی جنگ لڑتے لڑتے شہید ہو گئے تو حضور
پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر بھی نماز جنازہ پڑھی اور ان کے لئے بھی
دعا مانگی اور صحابہ کو بھی ان کی بخشش کی دعا طلب کرنے کا حکم فرمایا
حضرت جعفر بہشت میں داخل ہو گئے۔ اور وہ اپنے بازوؤں کی طاقت
سے جہاں چاہتے ہیں اڑ کر چلے جاتے ہیں۔" (صلّی علیہم میں حضور پر نور صلی اللہ
علیہ وسلم کی خصوصیت ہے۔ وغیرہ من التوجیہات الکثیرۃ۔

اس حدیث پاک کی رو سے متعدد مسائل حل ہو جاتے ہیں۔ خصوصاً
دعا بعد نماز جنازہ کا مسئلہ تو بالکل ہی ختم ہو گیا۔ اب بھی اگر کوئی ضدی
اپنی ہٹ دھرمی نہ چھوڑے تو اہل سنت احناف کا اس میں کیا
قصور ہے۔

تفکروا، وتدبروا

عن عوف بن مالك قال صلى رسول الله على جنازة فحفظت من دعائه وهو يقول اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَابْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِي رِوَايَةٍ وَقِهٖ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ قال حتى تمنيت ان اكون ذٰلك الميت۔ (رواہ مسلم شریف مشکوٰۃ شریف ص۱۴۵ - باب المشی بالجنازۃ)

حضرت عوف بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھی (اس کے بعد) جو دعا مانگی وہ میں نے یاد کرلی۔ اور وہ دعا یہ ہے: اللھم اغفرلہ۔ الخ۔ اے اللہ اس کو بخش دے اس پر رحم کر۔ اس کو عافیت میں رکھ اس کو معاف کردے اس کی مہمانی فرما اور اس کی قبر کو کشادہ کردے۔ اس کو پانی برف اور اولے سے دھودے اور صاف کر اس کو گناہوں سے جس طرح صاف کرتا ہے تو کپڑے کو میل سے اور اس کو اس کے گھر سے بہتر گھر عطا فرما۔ اور اس کی بیوی سے بہتر بیوی عنایت کر اور اسے بہشت میں داخل فرما۔ اور اسکو عذاب قبر اور عذاب دوزخ سے بچالے۔ حضرت عوف کہتے ہیں کہ

جب میں نے یہ دُعا حضور پُر نور کی زبان پاک سے سنی تو بے اختیار
میں نے یہ آرزو کی کہ کاش یہ میت میری ہوتی۔ اس حدیث سے صاف
ظاہر ہے کہ یہ دُعا بعد نماز جنازہ تھی جو صحابی نے سُنی۔ اور یاد کرلی اغبطر کیا
اگر نماز جنازہ کے اندر ہوتی تو صحابی اس کو نہ سُن سکتے" فحفظت"
سے واضح ہو گیا کہ یہ دُعا بعد نماز جنازہ تھی۔ اور نماز میں تو سبھی دعا پڑھتے
ہیں کوئی کسی کی دعا نہ سنتا ہے اور نہ ہی اس کا حکم۔

نماز جنازہ کے بعد فاتحہ پڑھنا سُنّت ہے

عن طلحۃ بن عبد اللہ بن عوف قال صلیت خلف ابن
عباس علی جنازۃ فقرأ فاتحۃ الکتاب فقال تعلموا انھا
سنۃ۔ (رواہ البخاری۔ مشکوٰۃ شریف باب المشی بالجنازۃ)

حضرت طلحہ بن عبد اللہ بن عوف فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس کے
پیچھے ایک نماز جنازہ پڑھی۔ نماز جنازہ کے بعد آپ نے سورۃ فاتحہ
پڑھی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تم جان لو یہ بھی سنّت ہے۔" اس سے ہرگز یہ ثابت
نہیں ہوتا کہ حضرت عبد اللہ بن عباس نے نماز جنازہ کے اندر سورۃ فاتحہ
پڑھی۔ بلکہ نماز جنازہ کے بعد میت کو ایصال ثواب کے لئے سورۃ فاتحہ
پڑھی کیوں کہ "صلّیتُ" کے بعد (فقرأ) ہے ف تعقیبیہ
سے معلوم ہو رہا ہے کہ یہ فاتحہ نماز کے بعد تھی۔

(مرأت شرح مشکوٰۃ ج دوم ص۴۶۶)

حضور علیہ السلام نے نماز جنازہ کے بعد دعا مانگنے کا حکم دیا ہے

صحابی رسول جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلیتم علی المیت فاخلصوا لہ الدعاء ۔ (رواہ ابوداؤد و ابن ماجہ) (مشکوٰۃ شریف ۔ باب المشی بالجنازۃ والصلوٰۃ علیھا ۔)

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا۔ جب تم میت پر نماز جنازہ پڑھ لو تو پھر اس کے لئے خالص دعا مانگو۔

کیونکہ اللھم اغفر لحیینا ومیتنا ۔ (الخ) ہیں سب کے لئے دعا ہے خاص میت کے لئے نہیں ۔ فلھٰذا حکم شرع پر عمل کرتے ہوئے نماز جنازہ پڑھ لینے کے بعد میت کے لئے خصوصی دعا مانگو۔ یہ ہے سرکار دوعالم شارع اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم جو صحاح ستہ کی کتب ابوداؤد اور ابن ماجہ میں موجود ہے۔

"فاخلصوا" میں فا کا معنی پیچھے اور پھر کا ہے۔ نحوی قانون ہے "الفاء للتعقیب مع الوصل" منکرین دعا عوام کو دھوکا دینے کے لئے فا کا معنی "بیچ" اور "میں" کا کرتے ہیں۔ یہ شریعت اور ملت اسلامیہ کے ساتھ سراسر فراڈ ہے۔ فا کا معنی کہیں بھی "بیچ" اور "میں" کا نہیں ہے۔ البتہ فی کا معنی بیچ اور میں کا ہوتا ہے۔ اگر فا کا معنی بیچ اور میں ہوتا ہے تو پھر قرآن پاک کی اس آیت کا کیا معنی کروگے

اِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا۔ اگر کوئی "اذا قرئت القرآن فاستعذ باللہ" پیش کرے تو ہم کہیں گے کہ تم نماز جنازہ سے پہلے مانگ لیا کرو۔ مانگو ضرور۔ ما جوابکم فھو اجوابنا۔

صحابہ نے نماز جنازہ کے بعد دعا مانگی ہے

شیخ المحدثین علامہ امام بیہقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

عن عبد اللہ بن ابی اوفی وکان من اصحاب الشجرۃ فماتت ابنۃ لہ وکان یتبع جنازتہا علی بغلتہ خلفھا فجعل النساء یبکین فقال لا ترثین فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن المراثی فتفیض احداکن من عبراتھا ماشاءت ثم کبر علیہا اربعا ثم قام بعد الرابعۃ قدر ما بین التکبیرتین یدعوا ثم قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع فی الجنازۃ ھٰکذا۔

(بیہقی شریف ج ۴ ص ۴۲ ۔ فتح ربانی ج ۷ ص ۱۳۶)

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی اصحاب شجرہ سے تھے۔ ان کی ایک بیٹی فوت ہوگئی۔ (تو کسی عذر کی وجہ سے) وہ اس کے جنازے کے پیچھے ایک خچر پر سوار تھے۔ عورتوں نے رونا پیٹنا شروع کر دیا۔ انہوں نے فرمایا کوئی عورت واویلا نہ کرے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے واویلا سے منع فرمایا ہے۔ تم میں جو چاہے اپنی آنکھوں سے آنسو بہا سکتی

ہے۔ پھر اس پر چار تکبیریں نماز جنازہ پڑھیں۔ پھر نماز جنازہ ختم کرنے کے بعد آپ وہیں کھڑے رہے۔ اندازہ دو تکبیروں کے مابین کا دعا فرماتے رہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ میں ہمیشہ ایسا کرتے تھے۔ (مقیاس حنفیت ص۵۳۶)

امام شمس الائمہ سرخسی فرماتے ہیں۔ کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک جنازہ پر بعد نماز پہنچے اور فرمایا:-

ان سبقتمونی بالصلوٰۃ علیہ فلا تسبقونی بالدعاء (مبسوط ج ۲)

اگر تم نے مجھ سے پہلے نماز جنازہ پڑھ لی تو دعا میں مجھ سے آگے نہ بڑھو۔ یعنی مجھے بھی دعا میں شریک ہو لینے دو۔

ان احادیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بعد نماز جنازہ دعا مانگنا صحابہؓ کرام کا محبوب عمل ہے۔ بیہقی کی روایت میں حضرت عبداللہ بن ابی اوفی کا دعا مانگنا اور خصوصًا یہ فرمانا کہ "کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع فی الجنازۃ ھکذا"۔ منکرین دعا پہ دُرّہ فاروقی ہے۔ اللہ تعالیٰ دعا مانگنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

امام بخاری علیہ الرحمۃ نے صحیح بخاری میں یہ حدیث روایت فرما کر منکرین دعا پر ضرب کاری لگائی ہے۔ حدیث یوں ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ "وضع عمر علی سریرہ فتکنفہ الناس یدعون و یصلون قبل ان یرفع و انا فیھم

(صحیح بخاری شریف باب مناقب عمر بن خطاب۔ فتح الباری ج ۷، ص ۴۱)

کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو انکی چارپائی پر لٹایا گیا۔ لوگوں نے ان کو گھیر لیا۔ دعا مانگتے تھے اور اٹھائے جانے سے پہلے نماز جنازہ پڑھی اور میں بھی ان میں شامل تھا۔ کنّفَ کا معنی لغت میں یہ ہے : کنفَ۔ الرجل۔ احاطه (المنجد ص ۷۰۰) احاطہ کرنا۔ گھیرنا۔ (مصباح اللغات ص ۷۵۴) یصلون اور یدعون دو الگ الگ فعل ہیں۔ اور "واو" عاطفہ بھی موجود ہے۔ معطوف اور معطوف علیہ میں مغایرت کا ہونا ضروری ہے قطع نظر اس کے اگر حدیث میں غور کیا جائے تو سیّدنا عمر کی نعش پاک کے گرد جمع ہو کر صحابہ کا دعا مانگنا ثابت ہے۔ جب "یصلون" تھا تو "یدعون" نہیں تھا۔ جب "یدعون" تھا تو "یصلون" نہیں تھا۔ کیوں کہ یصلون تکنف سے نہیں ہوتا۔ بلکہ تسویہ صفوف اور استقبال قبلہ سے ہوتا ہے بخلاف یدعون کہ وہ اہل سنّت کے عمل کے مطابق چارپائی کو احاطہ کرتے سے ہوا۔ اگر یہاں قلب مکانی کر لی جائے تو کوئی اشکال باقی نہیں رہتا۔ اگر منکرین دعا قلب مکانی سے گریزاں ہوں تو پھر بخاری شریف کی اس حدیث اور عمل صحابہ پر عمل کرتے ہوئے نماز جنازہ سے قبل بھی دُعا مانگ لی جائے۔ اور بعد میں بھی جیسا کہ بیہقی شریف کی روایت میں ہے اگر وہ یصلون کا معنی بھی یدعون کریں۔

تو بار بار دُعا کا مانگنا ثابت و جائز۔ ؎

چشم ما روشن دل ما شاد   مسئلہ ما حل سنیت ما آباد

امام مسلم علیہ الرحمۃ صحیح مسلم شریف میں فرماتے ہیں :- عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال وضع عمر بن الخطاب علی سریرہ فتکنفہ الناس یدعون و یثنون و یصلون علیہ قبل ان یرفع و انا فیھم - (صحیح مسلم شریف باب من فضائل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تجرید صحیح مسلم کتاب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث ۵)

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (عمر فاروق کی شہادت کے بعد جس وقت) عمر کی نعش مبارک تخت پر رکھی گئی۔ تو صحابہ نے ان پر ہجوم کیا اور چاروں طرف (نعش مبارک) کا احاطہ کر لیا۔ اور حال یہ تھا کہ تمام لوگ ان کے لئے دعا مانگ رہے تھے تعریفیں کر رہے تھے۔ اور اللہ کی رحمتیں ان کے لئے طلب کر رہے تھے۔ قبل اس کے کہ جنازہ (دفن کرنے کے لئے) اٹھایا جائے۔ ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں بھی ان میں شامل تھا۔

(اردو ترجمہ مولوی محمد مالک کاندھلوی دیوبندی) جلد دوم ص ۱۳۲۰ مطبوعہ دین محمد لاہور)

سوال؟ اگر نماز جنازہ سے قبل یا بعد دُعا مانگنا بدعت و ضلالت ہے تو حضرت عبد اللہ بن عباس۔ حضرت علی۔ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی، حضرت عبد اللہ بن عمر اور وہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جو اس دُعا میں شامل تھے کون ہیں اور خود حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم

کے لئے کیا فتویٰ ہے؟ (السائل سراج احمد سعیدی)

ذریت مذہب آخر سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ ایک ماہ کے اندر میرے اس سوال کا جواب مدلل مفصل چھپوا کر عام کریں۔ شکریہ!

بقول مولوی کفایت اللہ دیوبندی کے کہ دُعا تو وہ مانگتے تھے مگر ان کی دعا کے لئے اجتماع، اہتمام و تداعی نہ تھا۔ تو بعینہٖ یہ بات ہمارے ہاں پائی جاتی ہے۔ کیونکہ ہمارا اجتماع، اہتمام اور تداعی صرف نماز جنازہ کیلئے ہوتا ہے۔ اور اس کے ضمن میں دعائے مسنونہ بھی ادا ہو جاتی ہے۔ بالفرض اگر دُعا، کا اہتمام بھی کیا جائے تو جواب طلب یہ امر ہے کہ دُعا، فی نفسہٖ خیر ہے یا شر۔ معروف ہے یا منکر۔ اگر شر و منکر ہے تو حضور اور صحابہ نے دعائیں کیوں مانگیں؟ اگر خیر و معروف ہے اور ضرور ہے تو حکم قرآن ہے:۔ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف ۔ (پ۴ آل عمران آیت ۱۰۴) اور تم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہیئے کہ بھلائی کی طرف بلائیں۔ اور اچھی بات کا حکم دیں۔

خیر و معروف پر اجتماع و اہتمام اور تداعی لازمی و ضروری ٹھہرا۔

دُعا کے فوائد و فضائل میں احادیث

۱:۔ الدعاء ھو العبادۃ ۔ (رواہ احمد والترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ)

۲:۔ الدعاء مخ العبادۃ ۔ (رواہ الترمذی)

۳:- لیس شئی اکرم علی اللہ من الدعآء۔
(رواہ الترمذی و ابن ماجہ وقال الترمذی ھذا حدیث حسن غریب۔

۴:- لا یرد القضآء الا الدعآء۔ (رواہ الترمذی)

۵:- ان الدعا ینفع مما نزل و مما لم ینزل فعلیکم عباد اللہ بالدعآء۔ (رواہ الترمذی)

۶:- ما من احد یدعوا بدعآء الا آتاہ اللہ ما سأل (رواہ الترمذی)

۷:- سلوا اللہ من فضلہٖ فان اللہ یحب ان یسأل۔

۸:- من فتح لہ منکم باب الدعاء فتحت لہٗ ابواب الرحمۃ (رواہ الترمذی)

۹:- ادعوا اللہ وانتم موقنون بالاجابۃ واعلموا ان اللہ لا یستجیب دعآءً من قلب غافل لاہٍ۔
(رواہ الترمذی۔ وقال ھذا حدیث غریبٌ)

۱۰:- اذا سألتم اللہ فاسئلوہ ببطون اکفکم ولا تسئلوہ بظھورھا فاذا فرغتم فامسحوا بھا وجوھکم۔
(رواہ ابوداؤد۔ اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ دعائیں ہاتھ اٹھاؤ۔ سیدھا پاسہ اوپر کرو اور ہاتھوں کو منہ پر پھیرو۔

۱۱:- ان ربکم حی کریم یستحی من عبدہٖ اذا رفع یدیہ الیہ ان یردھما صفراً۔ (رواہ الترمذی و ابوداؤد۔

والبیہقی فی الدعوات الکبیر۔ مشکوٰۃ المصابیح کتاب الدعوات۔

۱۲:- ہر نماز کے بعد دعا مانگنا حضور علیہ السلام کی وصیت ہے۔
(ابوداؤد شریف ج ۱ ص ۲۲۰۔ مستدرک شریف ج ۳ ص ۲۷۳)

۱۳:- ہر نماز کے بعد دعا مانگنے والے کی شفاعت قیامت کے دن حضور فرمائیں گے۔ (کنز العمال ج ۱ ص ۱۸۳)

۱۴:- حضور ہمیشہ دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا فرماتے تھے۔ (بخاری ج ۲ ص ۹۳۸ ابوداؤد شریف ج ۱ ص ۲۱۶، کنز العمال ج ۱ ص ۲۸۹ و ص ۲۹۱۔ و مشکوٰۃ شریف ص ۱۹۶ و کنز العمال ج ۱ ص ۱۷۱/۱۷۲ میں غلاموں کو حکم ہاتھ اٹھا کر دعا مانگو۔ مستدرک ج ۱ ص ۵۳۶)

۱۵:- ہر ذکر کے بعد دعا۔ (جلاء الافہام ص ۲۹۳)

۱۶:- تین بار دعا مانگنا۔ عن انس قال فرفع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یدیہ ثم قال اللھم اغثنا اللھم اغثنا اللھم اغثنا۔ (مسلم شریف ج ۱ ص ۲۹۳ قال النووی ففیہ استحباب تکرار الدعا ثلاثا)

۱۷:- عن عائشہ ...... حتی جاء البقیع فقام فاطال القیام ثم رفع یدیہ ثلاث مرات۔ (مسلم شریف ج ۱ ص ۳۱۳۔ (مقیاس الصلوٰۃ باب الدعاء)

۱۸:- دعا نہ مانگنے والا مغضوب ہے۔ عن ابی ھریرۃ قال صلی اللّٰہ علیہ وسلم من لم یسئل اللّٰہ یغضب علیہ۔ (رواہ الترمذی

مشکوٰۃ کتاب الدعوات۔ مستدرک ج ۱ صفحہ ۴۹۱ نحوہٗ)

۲۰:۔ جو دعا سے رُکے وہ تمام زمانے سے زیادہ احمق (پاگل) ہے۔
(تتمہ مجمع البحار ص ۶۵۔ مقیاس حنفیت ص ۵۳۷)

منکرین دُعا کے گھر سے ثبوت

مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں:۔

جواب:۔ بعد ختم دُعا ہاتھ منہ پر پھیر لینا درست اور ثابت ہے اور حصول برکت کے لئے یہ فعل کیا جاتا ہے۔ (فتاوٰی رشیدیہ ص ۲۵۷)

مولوی موصوف لکھتے ہیں۔ بعد فرض نماز کے (بلا تخصیص عین وکفایہ) دعا جہر سے کرنا جائز ہے۔ اگر کوئی مانع عارض نہ ہو۔ (فتاوٰی رشیدیہ ص ۲۵۷)

دیوبندیوں کے مفتی کفایت اللہ دہلوی لکھتے ہیں:۔ نماز جنازہ سے پہلے اگر لوگ فرداً فرداً دعا کریں یا ایصال ثواب کریں تو جائز ہے۔ اس میں کوئی کلام نہیں۔ اور یہ بھی سمجھ لینا چاہیئے کہ اگر تمام لوگ اپنے اس اختیار اور اجازت کو شریعت کی جانب سے جو انہیں دُعا کرنے کے متعلق حاصل ہے۔ اتفاقیہ طور پہ ایک وقت میں استعمال کریں اور اجتماع واہتمام کا قصد نہ کریں تو اسمیں مضائقہ نہیں۔ (دلیل الخیرات فی ترک المنکرات ص ۴۲-۴۳ طبع تھانوی کراچی)

اہل سنت بھی بعد از نماز جنازہ بہترین اتفاق سمجھ کر میّت کے لئے دعا، وایصال ثواب کرتے ہیں۔ مولوی مفتی مذکور لکھتے ہیں:۔ اموات مسلمین کو ان کے زندہ اقارب واحباب کی جانب سے دعا، کا فائدہ

اور عبادت بدنیہ و مالیہ کا ثواب پہنچتا ہے۔ اور وہ دُعا اور ایصال ثواب کے منتظر رہتے ہیں۔ اور جب کوئی شخص ان کے لئے دعا کرتا ہے یا کوئی ثواب انہیں پہنچاتا ہے تو وہ بہت خوش ہوتے ہیں۔ اور پھر دعا کرنے والا ثواب پہنچانے والا بھی اجرو ثواب کا مستحق ہوتا ہے۔ (دلیل الخیرات فی ترک المنکرات ص۴۰) پھر وہی مفتی صاحب منکروں کا روسیاہ کرتے ہیں۔

"واضح ہو کہ اموات مسلمین کے لیے نفس دعائے مغفرت اور ایصال ثواب بالاتفاق مستحسن اور محبوب ہے۔ ہر شخص کو شرعاً یہ اجازت ہے۔ کہ جب چاہے (جنازہ سے پہلے یا بعد) اور جس قدر چاہے میّت کے لئے دعائے مغفرت کرے یا کسی بدنی یا مالی عبادت کا ثواب پہنچائے۔ (دلیل الخیرات ص۴۴)

مفتی کفایت اللہ اپنے دلائل کا نتیجہ پیش کرتے ہیں:- اگر لوگ نماز جنازہ کے بعد جمع ہو کر اور اہتمام کر کے دُعا نہ کریں بلکہ صفیں توڑ کر علیحدہ ہو جائیں اور اپنے اپنے طور پر ہر شخص تنہا تنہا دعا کرے تو اسمیں کسی طور سے نماز جنازہ میں زیادتی کا شبہ نہیں ہو سکتا۔ (دلیل الخیرات ص۵۱) اصل بات یہ ہے کہ جب بعد از نماز جنازہ میت کے لئے دعا مانگیں تو صفیں توڑ دیں۔ تاکہ دور والے لوگوں پر التباس و شبہ نہ رہے کہ یہ نماز جنازہ ہے یا دعا جب صفیں ٹوٹ گئیں۔ شبہ ختم ہو گیا۔ اور اجتماع دُعا، حدیث غزوہ موتہ بخاری شریف کی روایت شہادت امیر عمرؓ و آیت قرآن و احادیث سے صفحات گذشتہ میں ثابت ہو چکا ہے۔ مفتی جی کی ٹانگ اوپر والی بات ہے اور کچھ نہیں ؎ جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ نماز جنازہ خود دُعا ہے۔ ان کو اپنے مفتی دیوبندی کی یہ بات مان لینی چاہیئے۔ مفتی جی لکھتے ہیں: اس کا یہ مطلب نہیں کہ نماز جنازہ من کل الوجوہ دُعا ہے۔ اور نماز ہونے کی اسمیں کوئی جہت نہیں ہے۔ (دلیل الخیرات ص۴۱)

اگر دعا مان لیں تو دعا پر دُعا کرنا کیوں عبث ہوا۔ جبکہ دُعا پر دُعا حدیث سے ثابت ہے۔ (فتح القدیر ج۲ ص۸۱ و مسلم شریف ج۱ ص۲۹۳ و مسلم شریف ج۱ ص۳۱۳ و مستدرک ج۱ ص۲۹۱۔) فقہا نے فرمایا نماز جنازہ کے بعد کھڑا رہ کر دعا نہ مانگے۔ "ملخصاً" (دلیل الخیرات ص۵۱) فقہا کے اس فتویٰ سے ثابت کہ سب بیٹھ کر دعا مانگ لیں۔" مانگیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

دلیل الخیرات مصنفہ مولوی کفایت اللہ دیوبندی میں درج شدہ فتاویٰ سے چند اقتباس۔ علمائے اجمیر کا فتویٰ۔ دعا پر دعا مانگنا تو یہ جائز ہے (ص۶۴)۔ علمار لکھنؤ کا فتویٰ۔ ہر شخص کو اختیار ہے کہ علاوہ نماز جنازہ کے و دعا بعد از دفن کے ــــــــ اپنی خوشی سے جب چاہے میت کے لئے دعائے خیر کیا کرے۔ ص۶۶ ۔ ان نفس الدعاء جائز بعد الصلوٰۃ ص۷۸۔ دعا بغیر اہتمام کے مردہ کے لئے اکثر کیا کرے۔ (یعنی قبل از دفن) ص۷۹۔ مطلق دعا میت کے واسطے اور نیز اس کا ثواب حدیث شریف و فقہ حنفیہ میں ثابت ہے۔ اگر میت کے واسطے لوگ فرداً فرداً انہیں مواقع (قبل از دفن) یا ان کے سوا ہیں۔ جہاں تصریح نفی فقہ میں نہیں

ثابت ہے۔ دعا کرتے رہیں ہیں اس کو بدعت نہیں کہوں گا۔ دُعا مانگنا حدیث سے ثابت ہے۔ مولوی اسمٰعیل کلکتہ۔ دلیل ص۸۰ ۔ مراج گنج کے علماء۔ بلکہ ہر شخص علاوہ نماز جنازہ کے ..... اپنی خوشی سے جب جی چاہے میت کے واسطے دعا خیر کیا کرے۔ دلیل ص۸۰ - ڈھاکہ کے علماء۔ البتہ موتیٰ کے ورثاء (وغیرہ) جب چاہیں بطور خود (خوشی) سے دعا کریں۔ دلیل ص۸۴ - (علماء سرائے میر) فرداً فرداً ہر شخص جس قدر چاہے دعا کر سکتا ہے۔ ص۸۵ - (علماء لاہور) بے شک ہر شخص بعد نماز جنازہ بغیر التزام کے جب جی چاہے میت کے واسطے ہر وقت دعا کر سکتا ہے۔ (علماء لرنال) میت کو ہر وقت دعا و فاتحہ سے ثواب پہنچا سکتے ہیں۔ (دلیل الخیرات ص۱۳۸) اسی طرح کے فتوے کتاب دلیل الخیرات مولوی کفایت اللہ مفتی دیابنہ میں موجود ہیں۔

نتیجہ:- فی نفسہ دعا قبل از نماز جنازہ و بعدہ جائز و مستحسن اور محبوب ہے۔ کما مر من الآیات والاحادیث۔ ۱۲ اور بقول دیوبندی مفتی کفایت اللہ کے بعد نماز جنازہ اتفاقیہ طور پر جائز ہے (دلیل الخیرات ص۴۲) ہے

دانا کے لئے کافی ہے اک اشارا
ناداں کو کیا حدیث قرآن کر لو کنارا

اپیل:- اے منکرین دعا خدارا امت مسلمہ میں تفرقہ نہ ڈالو۔ اموات مسلمہ کو دعائے مغفرت سے محروم نہ کرو

خدا سے ڈرو اور مصطفٰے کریم کا حیا کرو۔ تم اپنے بڑوں کی بات مان کر اکیلے اکیلے دعا مانگ لیا کرو۔ اور ہمیں اسوہ حضور پرنور طریقہ صحابہ اور اجماع امّت پڑھنے دو۔ مل کر میّت کے لئے دعا مانگنے دو۔ بخاری شریف۔ باب مناقب عمر۔ فتح ج ۷ ص ۴۱۔ فتح القدیر ج ۲ ص ۸۱۔ مبسوط ج ۲ ص و مسلم شریف۔

انعام برائے منکرین دعا

رسالہ ھٰذا کے کسی حوالہ کو غلط ثابت کرنے پر مبلغ پانچ روپے نقد انعام حاصل کریں۔

چیلنج

انکار دعا پر کوئی دعا قبل از نماز جنازہ یا بعد نماز جنازہ میں ایک آیت قرآن کی یا ایک حدیث صحیح مطلوب و مجبوب ہے۔

(ایک صد روپیہ انعام)

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْن



اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه

محمد سراج احمد
السعیدی

فتویٰ ۱

۱:- کیا نماز جنازہ کے بعد دعا مانگنے کا حکم قرآن میں ہے۔؟

۲:- کیا حضور علیہ السلام نے نماز جنازہ کے بعد دُعا مانگی ہے۔؟

۳:- دُعا بعد نماز جنازہ کا حکم وجوبی ہے یا استحبابی!

۴:- کیا یہ ممکن ہے کہ شارع کسی چیز کا حکم تو دے اور خود نہ کرے جیسا کہ فاخلصوا الدالدعاء سے مستفاد ہے۔

۵:- اگر بعد نماز جنازہ دُعا مانگی جائے تو شرعًا کوئی مؤاخذہ ہے۔!

۶:- بعد نماز جنازہ ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا ماثور ہے!

بالترتیب جوابات عنایت فرمادیں شکریہ!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

ہو الموفق للصواب۔

دعا ایک ایسی خصوصی عبادت و مغز عبادت ہے کہ اس کا جواز زمان و مکان اور تعداد کی قیود سے آزاد ہے۔ قرآن کریم سے بالخصوص بلا کسی قید زمانی و مکانی کے ثابت ہے کہ زندوں کی دعا اموات مومنین کے لئے نافع و مفید ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

والذین جاؤا من بعدھم یقولون ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان۔ نماز کے بعد

دُعا مانگنے کے متعلق قرآنِ حکیم میں ارشاد ہے: فاذا فرغت فانصب والی ربک فارغب۔ علامہ جلال الدین رحمۃ اللہ علیہ ان آیات کی تفسیر یوں فرماتے ہیں۔ فاذا فرغت من الصلوٰۃ فانصب اتعب فی الدعاء کہ جب آپ نماز سے فارغ ہوں تو دعا میں کوشش کرو۔ (جلالین ص ۵۰۲)

جنازہ بھی نماز ہے۔ لہذا اس کے بعد دُعا مانگنا ان آیات پر عمل ہو گا۔

۲:- جب حضور علیہ السلام کا فرمان اذا صلیتم علی المیت فاخلصوا لہ الدعاء ثابت ہے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ اس پر عمل پیرا نہ ہوں۔ باقی عدمِ ذکر شئی کے عدمِ وجود کو مستلزم نہیں ہوتا۔

۳:- جنازہ کے بعد دعا کا حکم استحبابی ہے وجوبی نہیں۔

۴:- ہرگز نہیں ہو سکتا اور فاخلصوا لہ الدعا والی حدیث سے یہ بات ثابت ہی نہیں ہوتی کہ آپ نے جنازہ کے بعد دعا نہ مانگی ہو۔

۵:- کوئی مواخذہ نہیں۔ جبکہ اس کو جائز سمجھتا ہو۔

۶:- جب نماز جنازہ کے بعد دعا شرعی طور پر ثابت ہے تو ہاتھ اٹھانا خود ہی ثابت ہو جائے گا۔ کیونکہ ہاتھ اٹھانا دعا کی سنت ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

حافظ محمد خاں قادری خادم دار العلوم جامعہ نظامیہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور

الجواب صحیح "۔ محمد عبد القیوم غفرلہٗ ۲۲ رجب ۱۴۰۱ھ (بمعہ مہر)

خادم اہلِ سنت محمد سراج احمد سعیدی کی دیگر تصانیف

صدائے کاظمی غزالیٔ زماں حضرت علامہ کاظمی شاہ صاحب کی تقاریر کا اہم مجموعہ۔ ہدیہ:- ۵/- روپے

افضل الدرجات صلوٰۃ وسلام کے فضائل اور مختلف صیغہ درود پر بہترین رسالہ۔ ہدیہ:- ۱/۵۰ روپیہ

کنز السعید قرآن پاک میں مذکورہ قسموں کی مدلل تفسیر و توجیہہ۔ (زیر طبع)

القول السدید فی حکم یزید یزید پلید کا کردار اور اس کے بارے میں اہلِ اسلام کی رائے۔ (زیر طبع)

الامداد والاستعانت صرف قرآن شریف اور مخالفین کے گھر سے مدد کا ثبوت۔ (زیر طبع)

مسائل اہل سنت اغیار کی نظر میں مسائل اہلسنت پر بہترین تبصرہ (زیر طبع)

قیامت کب آئے گی؟ آیات قرآنیہ و احادیث اور اقوال سے مرصع کتاب۔ ہدیہ ۲/۵۰ روپے

مکتبہ سعیدیہ دربار پیر اکبر شاہ نواب پور (ملتان)

منظور انور

الخطاط

شاہین مارکیٹ - ملتان شہر

مکتبہ